اسلامی حقوق وقوانین میں کوئی تخصیص یا رعایت نہیں، ایک تحقیقی مطالعہ

Islamic law does not support any kind of customization or exception

ڈاکٹر عمر حیات عاصم سیال[1]

Abstract:

Implementation of Islamic Laws took place equally on each Muslim person without regarding the class difference of wealth or power. The sayings and practice of our beloved prophet ﷺ is the role model for every Muslim. For Allah a Muslim is more respectful then another Muslim only because of its degree of fear of Allah. God fearing Muslims are humble and give respect to others in the society they live. Increase in the knowledge ultimately increases the degree of fear of Allah.

خالق کائنات نے نظام کائنات میں انسان کو اشرف المخلوقات بنایا انسان کی رہنمائی اور بہتری کیلئے شریعت اسلامیہ کو ضابط حیات بنایا اور طریقہ زندگی کے طور پر پیش کرنے کے بعد انبیائے کرام کو بطور مثال پیش کیا تا کہ انسانی عمل میں غلطی کے امکان کو کم سے کم کیا جا سکے۔ دین وشریعت کی بنیادی تعلیمات فطرت انسانی کے مطابق اور انسانی ضمیر کی تسکین و آرائش کا ذریعہ ہیں۔ مادی زندگی کے اعتبار سے انسان برابر درجہ رکھتا ہے تمام انسانوں کی ضرورتیں یکساں ہیں تمام انسان اس نظام کائنات کے پابند ہیں جس کو خالق کائنات نے مخلوق کی استطاعت کے مطابق عمل کیلئے پیش کیا ہے۔ عملی زندگی کا خوش کن اور پرسکون پہلو شریعت اسلامیہ کی پابندی میں مضمر ہے اس پابندی میں اللہ تعالی اور رسول اللہ ﷺ کے احکامات کی پابندی تقاضائے ایمان بھی ہے اور معاشرتی تمدنی ارتقاء کی ضمانت بھی حضور ﷺ نے فرمایا۔

مجھے اللہ تعالی کی جانب سے حکم دیا گیا ہے کے میں دین دشمن لوگوں سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک کے وہ اس بات کی گواہی نہ دے دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد رسول اللہ ﷺ اللہ کے بھیجے ہوئے رسول ہیں۔ نیز نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور پھر جب وہ ایسا کرنے لگیں تو انہوں نے اپنی جان و مال کو مجھ سے بچا لیا، ہاں جو باز پرس اسلامی ضابط کے تحت ہوگی وہ اب بھی باقی رہے گی اس کے بعد ان کے باطن کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔(۱)(بخاری ومسلم)

اسلام کو ہر ممکن جدوجہد کے ذریعے وسعت دینا اور بطور نظام زندگی و بندگی اپنانا تا کہ انسانی تہذیب میں اعلی اخلاق کا احیاء ہو سکے۔ اسلام پر دنیا کے کسی گروہ کی گرفت درست نہیں جب تک کہ انسانی زندگی کا تحفظ اللہ تعالی کے احکامات کے شایان شان

---

[1] ایسوسی ایٹ پروفیسر شیخ زاید اسلامک سینٹر جامعہ کراچی

نہ ہو کسی غیر دینی روایت و قانون اور کسی شخصی و گروہی بالادستی کی حکمرانی قائم نہ ہونے پائے بلکہ صرف اللہ تعالی کی حکمرانی اور دین وشریعت کو نافذ کرنے والی حکومت قائم ہو اور اسے اجازت نہ ہو کہ دین وشریعت کے دشمن افراد یا گروہ اسلامی معاشرے کی تشکیل اور اسلامی ریاست کی بنیادی تشکیل میں رکاوٹ کا باعث بنیں جو دین سے سرکشی اختیار کریں اللہ کے احکامات کے منکر ہوں ان کے خلاف تادیبی کارروائی شریعت اسلامیہ کے احکامات کے مطابق عمل میں لائی جائے نفاذ اسلام کی کوششوں میں شرکت ہر مسلمان کا فریضہ ہے حضور اکرم ﷺ نے اس حقیقت کو اپنے ارشادات میں بیان فرمایا ہے: آپ فرماتے ہیں۔

" مجھے اللہ تعالی نے حکم دیا ہے کہ میں اللہ کی حکمرانی کو چیلنج کرنے والوں شریعت اسلامیہ کے باغیوں انسانی تمدنی ارتقاء اور اس کی برکات سے استفادہ کرنے والوں کی راہ میں رکاوٹ بننے والوں کا محاسبہ کروں گا"۔(۲)

شریعت اسلامیہ پر عمل کی پہلی شرط یہ ہے کہ ایمان والے معاشرتی اور اسلامی اصولوں زندگی کا اعلی ترین نمونہ ہوں ہر شخص کی عزت و آبروکی اور جان و مال ایمان وعقیدہ کی حفاظت ہو۔شریعت اسلامیہ کے مخالفین کے خلاف اس وقت تک جنگ جاری رکھی جائے جب تک وہ کفر کے راستے سے اسلام کی طرف مائل نہ ہو جائیں اور جب وہ شریعت اسلامیہ کی طرف راغب ہوں تو ان کی رہنمائی میں ہر ممکن کوشش کی جائے۔ان کے حقوق کی حفاظت کا بہترین انتظام کیا جائے کہ وہ کفر وعناد کی بجائے ایمان و اسلام کی دولت کو پالیں صدق دل سے اس بات کا اقرار اور زبان سے اس کا اظہار کریں" اللہ تعالی کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ تعالی کے بندے اور رسول ہیں" اور اس کے ساتھ ہی وہ ارکان اسلام کی پابندی کریں۔دوسری صورت جس کا ذکر حدیث مذکورہ میں ہے اور دیگر احادیث میں بھی غیر مسلموں کیلئے تفصیلی احکامات موجود ہیں اگر وہ لوگ ایمان اور اسلام کے دائرے میں نہیں داخل ہوتے تو ان کیلئے آثار اسلام کا احترام لازم ہے وہ اسلامی ملک میں اپنی شہریت کو احکام ریاست اسلامی اور تابعداری احکام شریعت کے ذریعے وہ حقوق جن کے وہ حقدار ہیں وہ انھیں حاصل رہیں گے بشرطیکہ وہ امن پسند اور دیگر مذاہب کا احترام کرنے والے شہری بن کر اسلامی مملکت کے اندر رہیں ان کے حقوق کی حفاظت اسلامی سلطنت کی ذمہ داری ہے لیکن خلاف ورزی آئین اور آثار اسلامی کی توہین پر ان کے خلاف اقدام امن کیلئے کارروائی ہوگی ریاست اپنے اسلامی قانون کے تحت ان کے انسانی سماجی شہری حقوق کی نگہداشت کرے گی لیکن قانونی جرائم سماجی بے اعتدالی اور شہری خطاوں پر ان کا محاسبہ ضروری ہوگا اسلامی ریاست کے اندر اسلامی آئین کی عملی افادیت ہر اسلامی ریاست کے شہری کا حق اور آگہی اسکی ضرورت ہے اسلامی آئین کی عملی افادیت اور وہ اسلامی اصول زندگی کی برکات سے واقف ہوں۔حدیث نبوی ﷺ میں بیان کردہ تفصیلات کے مطابق شریعت اسلامیہ اپنے قانون کے نفاذ میں ظاہری حیثیت پر حکم کا نفاذ کر سکتی ہے اور باطنی حالات کے بارے میں اللہ تعالی بہتر جانتا ہے اگر کوئی شخص جان و مال کی حفاظت یا کسی ذاتی غرض کیلئے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے کے باوجود دل میں کفر رکھتا ہے تو اسلامی قانون اسے مسلمان ہی تسلیم کرتا ہے اس کے دل کی کیفیت اللہ تعالی اور بندے کے درمیان ہے جیسی نیت ہوگی ویسا ہی صلہ وہ پائے گا اس کے دل میں کھوٹ اور نفاق و کفر کی سزا اسے ضرور ملے گی یہ الگ معاملہ اللہ کی بارگاہ میں ہوگا اور وہ انسان کی گرفت اور اسلامی آئین کی سزا سے تو بچ نکلے گا مگر مواخذہ خداوندی سے نہیں بچ سکے گا۔

ایمان توحید کی تصدیق قلبی کا نام ہے جس کا اظہار زبان سے لازم ہے گویا ایمان کا اظہار جس سے مسلمان ہونے کی تصدیق ہو سکے اور دوسرے مسلمان اس سے آگاہ ہوں عہد و پیماں عبادات اسلامی ایمان عملی اظہار ہیں حضور ﷺ نے ایسے شخص کے ساتھ معاملات کا قابل بھروسا ہونے کا حکم دیا ہے آپ نے فرمایا۔

"جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے ہمارے قبلے کی طرف رخ کرے اور ہمارے ذبیحوں کو کھائے وہ مسلمان ہے۔اللہ اور اللہ کے رسول

کے ساتھ عہد و پیاں یہی ہے تو اس کے ساتھ عہد شکنی مت کرو"۔(۳)(بخاری)

اعلیٰ اخلاقی صفات انسان کی زندگی کا خوبصورت ترین باب ہیں ایمان کے عملی پہلو سے ان میں نکھار آتا ھے لیکن اخلاقی زوال کی کیفیت حالت کفر ونفاق اور ایمان کی کمزور ترین کیفیت ہے جو بتدریج انسان میں ملحدانہ سوچ پیدا کرنے کا ذریعہ بنتی ہے اللہ تعالی ملحدوں اور زندیقوں کی توبہ بھی قبول کرتا ہے شرط یہ ہے کہ وہ ملحد وزندیق اپنے الحاد سے توبہ کرے تو اس کی دعا قبول ہوگی اور اس کی جان لینے سے اجتناب کیا جائے گا مگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ عہد و پیاں کا وہ شخص پابند ہو جائے اس مسئلے میں متعدد اقوال ہیں اس میں اہم کیفیت یہ ہے کے انسان اپنی زبان سے ایسے الفاظ نہ نکالے جن سے اس کا منکر خدا اور منکر دین ہونا ثابت ہو جائے جلد ہی اس الحاد وزندیقیت سے برات کا اعلان کرے اور برضا ورغبت توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول ہوگی اور اس کی توبہ محض جان بچانے کیلیے اور اسلامی قانون کی سزا سے بچنے کے لیے نہ ہو اگر ایسا انداز اختیار کرے تو سزا سے بچ بھی جائے تو پھر بھی اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی کیونکہ نیت درست نہ تھی اللہ تعالی کا نظام جزاو سزا اعمال سے عبارت ہے جیسا فعل انسانی نیت سے سرزد ہوگا ویسا ہی اسکا صلہ ہوگا۔

اسلام کا نظام سزا اور جزا قوانین اسلامی کی رو سے انسان سے اس کا کوئی ایسا تعارف جو اس کی شناخت ہی کیوں نہ ہو بُرے اعمال کی سزا سے نہیں بچا سکتا اس میں اگر کوئی تخصیص ہے تو صرف خوف خدا کے باعث اس کے وہ اعمال ہیں جن سے معاشرہ اسلامی اصول زندگی کے مطابق ترقی کرتا ہے اور اس پر عمل اللہ کی شان رحمت کے باعث اعلیٰ اخلاق اور ایمان مفصل کے شایان شان ہوتا ہے یہ عمل اس کے لئے سزا سے بچنے کا سبب بھی ہے اور تخصیص حقوق کا اظہار بھی مگر اخلاص عقیدہ اخلاص نیت اخلاص عمل لازم ہے۔

پیغمبر انسانیت کی تعلیمات اعلیٰ ترین معیار ہیں

حضور اکرم ﷺ کی شخصیت اسوہ حسنہ کے اعتبار سے عالم انسانیت کیلئے ذریعہ ہدایت ہے۔ ہماری نجات اور کامرانی کا دارومدار اس پر ہے کہ ہم قرآن مجید اور اسوہ حسنہ کے مطابق زندگی بسر کریں اور ملت اسلامیہ کی تعمیر وترقی میں وہ انداز اختیار کریں جس کے ذریعے ہماری انفرادی واجتماعی اور ملی زندگی کے راستے ہمارے لئے کامیابی کے راستے بن جائیں مولانا ابوالکلام آزاد "رسول رحمت" میں لکھتے ہیں۔

"اسلام کا دائمی معجزہ اور ہمیشگی کی حجۃ اللہ البالغہ قرآن کے بعد اگر کوئی چیز ہے تو وہ صاحب قرآن کی سیرت ہے۔اور جب تک دنیا باقی ہے صاحب قرآن کی سیرت وحیات مقدس کے مطالعہ سے بڑھ کر نوع انسانی کے تمام امراض اور غلط رواج کا اور کوئی علاج نہیں"۔(۴)

قرآن مجید میں حضور ﷺ کے اوصاف نبوت اور سیرت کے شاہکار بیان کئے گئے ہیں ان میں بنیادی تین نکات ہیں جو آپ کے پیغام زندگی کو موثر ترین بناتے ہیں۔ مثالی کردار، عظیم پیغام اور جہد واستقامت ان تینوں اوصاف حمیدہ کا زندگی ساز پیغام اسلامی انقلاب کی عظیم تشکیل اور اس کے اثرات کے علاوہ انسانی زندگی کے ہر پہلو کو منور کرتے ہیں اس لئے سیرت کے مطالعہ میں ان بنیادی عنوانات کی بے حد اہمیت ہے مثالی کردار کی علامات بچپن سے عیاں تھیں عرب کے لوگ آپ کے اپنے ماحول میں سب سے زیادہ با اخلاق دوسروں کی خبر گیری کرنے والا حلیم، بردبار، صادق وامین ہونے کی تصدیق ہر ایک نے کی۔ آپ اعلان نبوت سے پہلے بھی رحمۃ اللعالمین کے درجے پر فائز تھے۔ پہلی وحی کی آمد کے ساتھ ہی حضرت خدیجہؓ نے اطمینان دلاتے ہوئے آپ کی نبوت کی شہادت دی اس شہادت نے آپ کی سیرت کو کئی پہلوؤں سے مینارہ نور بنا دیا۔ الرحیق المختوم کے مصنف لکھتے ہیں۔

حضرت خدیجہؓ نے فرمایا

"اللہ کی قسم! آپ کو اللہ تعالیٰ کبھی بے مدد نہیں چھوڑے گا۔ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں نادار لوگوں کو کما کر دیتے ہیں، ناتواں کا بوجھ اٹھاتے ہیں مہمان نوازی کرتے ہیں اور جائز ضرورتوں میں لوگوں کے کام آتے ہیں" (۵)

حضرت خدیجہؓ کی پندرہ سالہ رفاقت کی یہ شہادت حضور ﷺ کی قبل از نبوت سماجی زندگی کا جامع تعارف ہے حضور ﷺ اپنے اباؤ اجداد کے معاشرے میں انسانی غلامی سے نجات دلا کر انسان کو شرف انسانیت کے منصب پر فائز کرنے کیلئے غار حرا میں غور وفکر فرماتے ہیں دوسری طرف معاشرے میں اپنے موثر ذاتی کردار سے انسان دوستی کا عملی مظاہرہ کر کے اعلیٰ کردار کی مثالیں پیش کرتے ہیں آپ ایک نئے دور کو جنم دینے کیلئے خرق عادت کوئی واقعہ پیش کر کے اپنی طاقت منوا سکتے تھے لیکن آپ ﷺ نے اپنے کردار کو پیش کیا اور انسانوں کے درمیان عمل اور کردار کی ٹھوس بنیادیں فراہم کیں تاکہ عمل اور کردار کے ذریعہ انسانیت کو کامرانیوں سے مزین کیا جاسکے آپ کی نظر میں زندگی کا روشن ترین پہلو کردار وعمل کی طاقت ہے نا کہ معجزاتی معرکہ آرائی (سورہ یونس-16) میں حضور کے اسی وصف کو بیان کیا گیا ہے ارشاد ربانی ہے۔

"میں اس سے پہلے تمہارے درمیان ایک عمر بسر کر چکا ہوں پھر کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔"٦

پیغام زندگی میں عظیم انقلاب کی نوید آپ ﷺ نے دی اعتقادنظریئے اور فکر وعمل کے نقشئے کے بغیر آپ نے اصلاح کا کام ایسے ہی نہیں شروع کیا یہ محض ایک مبہم جذبہ نہیں تھا حضور ﷺ نے دین ودنیا کی عظیم ترین سچائی کی روشنی کے ذریعہ انسانوں کی بصیرت کو منور کیا انتہائی نرم دلی اور جوش عمل کے ذریعے انسانی جذبوں کو توقیر بخشی یہ معیار اس قدر اعلیٰ ترین تھا کہ تیئیس سال کے اندر دنیا کی کایا پلٹ گئی۔

عقیدہ توحید کائنات کی سب سے بڑی سچائی ہے یہ عقیدہ انسانی ضمیر کو روشن کرنے کا ذریعہ بنا عقیدہ توحید کی خوشخبری ایک نئے تمدن کی بنیاد بنی انسانی آزادیوں کا ایک ایسا اعلان مکہ کی سرزمین سے جاری ہوا جس کی تاریخ عالم میں مثال نہیں ملتی دولت مند عیسائی یہودی طبقات نے مخالفت کر کے انقلاب آزادی ء کو روکنے کی ناکام کوشش کی خاندانی نسلی فوجی تکبرات کے ذریعے بالا دستی کا خواب چور چور ہو گیا اور انسانی مفادات کا اذیت ناک دور ختم ہوا اور غلامی کی جڑوں کو اکھاڑ دیا گیا اب انسان کا مقام ومنصب صرف ایک خدا کی عبادت ٹھہرا صرف اللہ تعالیٰ کی عبدیت کا اعلیٰ ترین دور شروع ہوا انسان نے اپنی سعادت فلاح وکامرانی کی ابدی زندگی کو پانے کیلئے خالق کائنات کی ذات سے اپنے تعلق کو مضبوط کیا مومن اللہ کی ذات سے راضی ہوا اللہ اس سے راضی ہو گیا۔

جہد مسلسل اور استقامت پیغمبر اسلام کی زندگی کا اعلیٰ ترین معیار ٹھہرا اور انسانوں کیلئے مشعل راہ اور ان کی پہچان بن گیا جس پیغام انسانیت کو سرانجام دینے کا آپ نے بیڑا اٹھایا اس کو انسانی توانائی نے انتہائی درجہ تک پہنچایا اور زندگی کی منزل مقصود سے روشناس کرایا دعوت وتبلیغ سے اسلامی انقلاب تک تمام رکاوٹوں کو ختم کر کے نئے اور مثبت جذبوں کی آبیاری کی مکہ میں دعوت دین کے ابتدائی دنوں کی مصیبتوں اور اذیتوں کے باوجود تنگ نظری سے اجتناب پیغمبر کی شان استقامت ہے۔ توحید کی دعوت کیلئے صبر آزما جگر گداز راستوں سے گزرنا پڑا کفار مکہ کی ضد اور سرکشی نے آپ کو مشتعل نہیں کیا ہمیشہ دعائے خیر سے اپنے جذبات کو اللہ کی بارگاہ میں پیش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے اعانت طلب کی اللہ تعالیٰ نے آپ کی بے چینی کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے اطمینان قلب عطا کیا ارشاد ربانی ہے۔

"اے پیغمبران کے اوپر غم نہ کھاؤ اور جو کچھ یہ لوگ خفیہ تدبیریں کرتے ہیں ان کی وجہ سے دل میں تنگی محسوس نہ کرو"(۷)(النمل۔۷)

پیغمبر اسلام کو آزمائشوں کے باوجود اپنے مشن کی کامیابی کا یقین تھا جس میں معرفت خداوندی کے ذریعے کامیابی کی ضمانت اور فلاح وکامرانی سے ہمکنار ہونا مزاج نبوت کا حصہ تھا آپ نے صحابہ کرام کی ایک عظیم جماعت کی تربیت کی جس نے منظم طاقت اور ایمان کے توانا جذبوں کے ذریعے دعوت وجہاد کی اعلی حکمت عملی کو عظیم مقاصد کی تکمیل میں موثر طور پر استعمال کیا اور توحید کی عالمگیر ترویج واشاعت کی راہ میں ہر رکاوٹ کو پاش پاش کر دیا۔

رسول اللہ ﷺ نے انسانی آزادی اور مساوات کے جذبوں کو پروان چڑھانے اور جاری رکھنے کیلئے انسانی فطرت کے قریب ترین اصول زندگی کو میثاق مدینہ میں پیش کیا اصول شریعت اس قدر اہمیت دی کہ ایک ربانی معاشرہ وجود میں آ گیا جمہوری حکومت کی بنیاد پڑی جس کے زیر سایہ قرآن مجید کے انسانیت کی فلاح وکامرانی کے بتائے ہوئے اصولوں کو عملی شکل دے کر امن و آشتی اور فلاح وکامرانی کا مثالی معاشرہ تشکیل دیا گیا پیغمبر اسلام کے تربیت یافتہ صحابہ کرام کی جماعت کے بعد تابعین وتبع تابعین کے حسن اخلاق اور علمی مشاغل نے انسانیت کو تا قیام قیامت تباہی سے بچا لیا۔

عاجزی وانکساری نماز کی روح ہے

فلسفہ عبادات اسلامی میں نماز کی تیاری کا عمل عبادت میں شامل ہے طہارت جسم طہارت روح کا ذریعہ ہے نماز کی تیاری میں طہارت کیلئے وضو ضروری ہے جس قدر نماز کی ادائیگی میں طہارت یعنی وضو کا خیال رکھا جائے گا اسی قدر اطمینان قلب حاصل ہوگا نماز کی اہمیت بحیثیت فرض کے اہم ترین عبادت ہے نماز کی تیاری سنت نبوی کا عملی نمونہ ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔

"حضرت عثمان سے روایت ہے سرکار دو عالم نے فرمایا" جو مسلمان فرض نماز کے وقت اچھی طرح وضو کرے اور نماز میں خشوع وخضوع سے رکوع کرے تو اس کی یہ نماز ان گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے جو اس نے نماز سے پہلے کئے تھے بشرطیکہ وہ گناہ کبیرہ نہ ہوں اور ایسا ہمیشہ ہوتا رہتا ہے وہ نماز جو گناہوں کا کفارہ ہے کسی زمانے میں مخصوص نہیں ہے یہ فضیلت ہر زمانے میں قائم رہتی ہے"(۸)۔

نماز اللہ پر ایمان عبادت اور توکل ہے جو انسان کی بے چارگی کو ظاہر کرتی ہے۔ نماز کی اصل خصوصیت خشوع وخضوع ہے نماز میں خشوع وخضوع کا مطلب ہے جب کوئی شخص نماز پڑھے تو نماز کے جتنے ظاہری و باطنی آداب ہیں تمام کے تمام پوری کرے نماز کیلئے کھڑا ہو تو نہایت سکون واطمینان کے ساتھ نماز ادا کرے جملہ آداب میں آنکھوں کی حرکات سے لے کر جسم کے تمام اعضاء تک عاجزی وانکساری کا پیکر بن کر نماز ادا کرے۔ ایسی نماز گناہ صغیرہ کو ختم کر دیتی ہے گناہ کبیرہ کا کفارہ نہیں۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح کرے اس میں سنن ومستحبات کی رعایت کے ساتھ اس کے صغیرہ گناہ اس کے بدن سے نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں"۹ بخاری مسلم

اس حدیث میں وضو کی فضیلت اور نماز میں عاجزی وانکساری کی جس قدر اہمیت ہے اسی قدر نماز کی ادائیگی کے دوران آداب بجالانا ضروری ہے وضو کرنے سے ظاہری جسمانی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے اور ساتھ ہی عاجزی وانکساری سے جملہ خصوصیات عبادت کا ادراک ہوتا ہے جو عبادت کی روح ہیں معیار عبادت طہارت سے ریاضت تک اور اعلی اخلاق سے تقویٰ تک اللہ تعالی کی

بارگاہ میں حاضر ہونے کے آداب میں شامل ہیں۔ بندگی میں اللہ کی بندگی اور اخلاص میں صرف اللہ کی ذات کیلئے سنجیدہ ہونا کامیابی کی ضمانت ہے۔ حضرت عتبہ بن عامر سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا۔

"جو مسلمان وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر کھڑا ہوا اور دو رکعت نماز پڑھے دل اور منہ سے متوجہ ہو کر ظاہر و باطن کے ساتھ متوجہ رہے اس کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔(10)

مومن جب وضو کرنے کے بعد دو رکعت نماز کیلئے کھڑا ہوتا ہے تو یہ اللہ تعالی کے حکم کے شایان شان عملی عبادت کا مظاہرہ ہے خصوصا کوئی عذر یا مجبوری نہ ہو تو کھڑے ہو کر نماز پڑھنی چاہیے اللہ تعالی کی عبادت کیلئے نیت اور وضو کے بعد ادائیگی نہایت اہم ہے۔ اس اہمیت کا حصول نماز کے دوران آداب نماز کے ساتھ روحانی و عملی طور پر اخلاص نیت سے حاصل ہوتا ہے اپنے آپ کو اللہ کی بارگاہ میں پیش کرنا مقررہ اوقات اور جملہ آداب کے ساتھ عبات کی روح نیت اور وقت کے استعمال میں احتیاط لازم ہے اس میں وقت کی اہمیت انسانیت کی تعلیمات اللہ تعالی کی عبادت کی حاضری کے آداب کا اثر حسن عمل ہے جس کا اظہار حسن عمل کے ذریعے ہی ممکن ہے۔

علم شریعت انسان کو عزت وعظمت سے نوازتا ہے

علم انسان کی قلبی طہارت کی شناخت ہے علم سے انسان اللہ تعالی کی معرفت اور عرفان الہی کی مقدس روشنی حاصل کرتا ہے۔ انسانی فکر میں عقیدے کی اہمیت اور ایمان کی طاقت اجاگر کرتا ہے۔ انسانی وجود کو سراپا اطاعت الہی بنا دیتا ہے۔ اسلام ہر ایسے شعبہ علم کو قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھتا ہے جس میں خدا شناسی اور اطاعت و عبادت کا شوق موجود ہو۔ ایسا علم جو عقیدہ وعمل کو خشوع وخضوع سے ہمکنار کرے وہ سچا علم ہے۔ انسان کا حق ہے کہ وہ ایسے علم سے بیزاری کا اظہار کرے جو ذہن وفکر کو گمراہی کی طرف مائل کرے اور خالق سے رشتہ توڑنے کا سبب بنے اور انسان کو اللہ کے رسول کی پیروی کی بجائے دہریت کے راستے پر چلنے کیلئے ترغیب دے علم دین وشریعت انسان کی فطری وعملی ضرورتوں کا ضامن اور آخرت کی فلاح کا راستہ دکھاتا ہے • دینی علم دوسرے علوم کے مقابلے میں خود شناسی اور خدا شناسی کی ترغیب دیتا ہے اس کی اہمیت میں کسی انسان کیلئے رعایت نہیں ہے حضور نے فرمایا۔

"علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے "(11)

اسلام جس زندگی کا تقاضا کرتا ہے۔ وہ عبادت رب کا عمل ہے۔ اس علم کی بدولت انسان اپنے رب کی عبادت کے ذریعے عرفان حاصل کرتا ہے صحیح عقیدہ اور کامیاب عمل اس علم سے عبارت ہیں۔ علم کے ذریعے انسان اپنے رب کا عبادت گزار اور رسول اللہ کا فرمانبردار بنتا ہے۔ یہی دین وشریعت کا مقصد عظیم بھی ہے علم دین جس کی بنیاد کتاب سنت پر ہے۔ اس کا عملی پہلو دوطرح کے مقاصد زندگی کو منور کرتا ہے ایک وہ جس سے قرآن وحدیث کی معرفت اور اللہ اور اللہ کے رسول کی قربت کا تصور کامل طور پر مقصد زندگی بن جاتا ہے لغت صرف نحو وغیرہ علوم کے بغیر کتاب اللہ اور عبادت کا حقیقی فہم حاصل نہیں ہوسکتا امام غزالی نے اسے اعلی ترین علم شمار کیا ہے کیونکہ اسی سے عقائد واعمال اخلاق وآداب مقصود زندگی وبندگی عبادت میں ایسے علم کو علم معاملات بھی کہا جاتا ہے جس میں حقوق العباد کی ترجیح شامل اعمال ہوگی اور مسلمان دنیا کے ساتھ دین میں کامل ہوتا ہے۔

دوسرا علم علم مکاشفہ ہے یہ علم وہ نور بصیرت ہے جس پر عمل کر کے انسان روح کو رحمت اور قلب کو تسکین دیتا ہے جس کی مقدس روشنی انسانی ضمیر کو زندہ کرتی ہے اور حق تعالی کی ذات وصفات سے واقفیت اور اعمال کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ علم مکاشفہ کو علم

حقیقت اور علم وراثت بھی کہتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا

"جو شخص علم پر عمل کرتا ہے اللہ تعالی اس کو اس چیز کا علم نصیب کرتا ہے جو نہ جانا جاتا ہے نہ پڑھا جاتا ہے"(12)

اس حدیث کی روشنی میں علم ظاہر اور علم باطن ایک دوسرے کیلئے لازم وملزوم ہیں ان دونوں میں بدن اور روح جیسا رشتہ ہے۔علم کی فضیلت علم کی عام اقسام بشرطیکہ وہ علوم انسان کے نقصان میں نہ ہوں درجہ بدرجہ فضیلت رکھے ہیں حضور نے علم کی فضیلت سے متعلق فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے سرکار دو عالم نے فرمایا" میری طرف سے پہنچاؤ اگر چہ وہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل سے جو سنو لوگوں کے سامنے بیان کرو یہ گناہ نہیں ہے۔اور جو شخص قصداً میری طرف جھوٹ بات منسوب کرے اسے چاہیئے کہ وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں ڈھونڈ لے۔(۱۳)(بخاری)

علمائے کرام کے نزدیک اس حدیث میں علم کو پھیلانے پر زور دیا گیا ہے۔ جہاں تک ہو سکے دین کی بات کو دوسروں تک پہنچانا اور اس کی حقیقت معرفت وافادیت سے دوسروں کو آگاہ کرنا ضروری ہے۔دوسری بات بنی اسرائیل سے منسوب کوئی واقعہ بیان کرو کیونکہ باعث عبرت ہے البتہ اس سے متعلق احکامات کو بیان نہ کرو۔گویا علم دین سمجھ بوجھ ہی کا نام ہے۔دین کی سمجھ بوجھ بہترین اثاثہ علم ہے۔حضور نے فرمایا۔

"حضرت امیر معاویہؓ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جس کیلئے اللہ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔اور میں علم کو تقسیم کرنے والا ہوں عطا کرنے والا تو خدا ہی ہے۔(14)(بخاری ومسلم)

اس حدیث سے علم اور عالم کی فضیلت کا ثبوت ملتا ہے دراصل یہ خالق کائنات کی بہت بڑی نعمت ہے جو علم کی شکل میں انسانی رہنمائی کا ذریعہ ہے اس طرح احکام شریعت کا علم سیکھنے سے شریعت وطریقت کا راستہ اختیار کرنے کا موقع ملتا ہے جو انسانی زندگی کے ناقابل فراموش احساس سے حاصل ہوتا ہے اس سے اللہ تعالی سے قربت کا احساس بڑھ جاتا ہے جو تسکین قلب کا ذریعہ بھی ہے اور ذریعہ نجات بھی۔

علم نافع صدقہ جاریہ ہے

دنیا کا ہر انسان پیدائش سے موت تک زندگی کی جدوجہد میں ہمہ تن گوش رہتا ہے۔جسم اور روح کا رشتہ قائم رکھنے کیلئے رات دن ایک کر دیتا ہے۔نیک نیت انسانی فطرت ہے عقیدت قیامت سے صرف نظر نامہ اعمال خالی رہ جاتا ہے جس کی موت کے بعد انتہائی ضرورت ہوتی ہے شریعت اسلامیہ نے انسان کے مخفی فطری میلان طبع کو پہچانے پر زور دیا ہے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے سرکار دو عالم نے ارشاد فرمایا" آدمی کان میں جس طرح سونے اور چاندی کی کان ہوتی ہے جو لوگ ایام جاہلیت میں بہتر تھے وہ زمانہ اسلام میں بھی بہتر ہیں اگر وہ سمجھیں۔(15)(مسلم)

عبادت واخلاق اور صفات وکمالات کی صلاحیت واستعداد ہر شخص میں فطرتاً موجود ہے جس طرح ایک کان میں سونا اور دوسری کان میں چاندی لعل یاقوت پیدا ہوتے ہیں یہ سب زمین کی پیداوار ہیں یہ سب تخلیق اللہ کے حکم سے ہے۔اسی طرح انسانوں میں صفات وکمالات کے باعث انسانی عظمت وشوکت کے جذبات ہوتے ہیں کامیاب وہ ہے۔جو حکم رب العالمین کے حکم سے انھیں کام میں لاتا ہے اس میں دیانت وامانت ہو محبت ومروت جیسی صفات اس کی پہچان بنتی ہیں گویا یہ اس کی فطری شناخت ہے جس کو اس

نے عمل سے روشن کیا ہے۔علم ومعرفت کی روشنی سے اس کے قلب ودماغ روشن اور عزت واحترام کی بلندیوں پر اسے پہنچا دیتے ہیں گویا یہ علم نافع ہے جس کے زیر اثر اسے انسانوں کے احترام وتعظیم کے باعث عزت وشرف حاصل کرنے کا ذریعہ بنا۔

انسان اپنے نامہ اعمال میں موت سے قبل بہت کچھ اعمال صالح جمع کرنے کا شعور رکھتا ہے جو صدقہ جاریہ کی شکل میں ہوں ارکان اسلام کی پابندی کا مکلف وہ دنیاوی زندگی میں ہوتا ہے مگر موت کے بعد نیک اعمال کے ثمرات حاصل کرتا ہے اللہ ایسے اعمال صالحہ جو صدقہ جاریہ کی شکل میں ہیں موت کے بعد بھی اس کے کام آتے ہیں وہ دنیاوی زندگی مین انسان انجام دیتا ہے اور آخرت کی زندگی میں ان سے استفادہ کرتا ہے انسان روحانی کیفیات خشوع وخضوع کی عبادت اس کے درجات میں بلندی کا سبب ہے لیکن چند ایسے اعمال نافع ہیں جو صدقہ جاریہ ہیں ان کے باری میں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

"حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے حضور اکرم نے فرمایا" جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے عمل کے ثواب کا سلسلہ منقطع ہوجاتا ہے مگر تین چیزوں کے ثواب کا سلسلہ باقی رہتا ہے۔

صدقہ جاریہ علم جس سے نفع حاصل کیا جائے، صالح اولاد جو مرنے کے بعد اس کیلئے دعا کرے"(16)(مسلم)

ارکان اسلام کی پابندی نیک اعمال نجات کا ذریعہ ہیں لیکن کچھ اعمال ایسے ہیں جن کے ثواب کا سلسلہ موت کی آغوش میں چلے جانے کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔اس طرح کے تین اعمال کا ذکر حدیث مبارکہ میں بیان کیا گیا ہے۔انسانی ضرورت وفلاح آسودگی کیلئے کسی شخص نے زمین وقف کردی دینی تعلیم کیلئے کنواں تالاب بنوایا جس سے خلق خدا کا فائدہ ہو دوسری چیز علم نافع ہے جس طرح کسی عالم نے زندگی مین وعظ ونصیحت سے انسانوں کی رہنمائی کی ان ذرائع معلومات کو کتاب کی شکل میں انسانوں کی رہنمائی کا ذریعہ بنایا تاکہ آنے والے زمانے میں لوگ اس سے روشنی حاصل کریں۔تیسرا اولاد صالح ہے جب تک نیک اولاد اپنے والدین کیلئے عافیت ومغفرت کی دعا کرتی رہے گی اس کا ثواب انھیں حاصل ہوتا رہے گا اولاد کی طرف سے خیرات وصدقات کا ثواب ماں باپ کیلئے راحت وسکون کا ذریعہ اور نجات عذاب کی ضمانت ہوگا۔

حوالہ جات

۱۔ صحیح بخاری۔جلد دوم۔نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور۔1990 صفحہ 554

2۔ صحیح بخاری۔نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور۔1990،۔جلد دوم صفحہ 555

۱۔ صحیح بخاری۔نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور۔1990،جلد دوم۔صفحہ 521

حجتہ الالبالغہ۔حضرت شاہ ولی اللہ۔فرید بک اسٹال اردو بازار لاہور 1980 صفحہ 58

۵۔ الرحیق المختوم۔مولانا صفی الرحمن مبارک پوری۔المکتبہ السّلفیہ لاہور۔۱۹۹۹ صفحہ۔۹۵

۶۔ القرآن۔سورہ یونس۔۶

۷ القرآن۔سورہ نمل۔۷۔

۸۔ صحیح مسلم جلد ششم۔نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور۔1981 صفحہ 216

۹۔ معارف الحدیث۔مولانا منظور احمد نعمانی۔جلد دوم دار الاشاعت کراچی 1980 صفحہ 210

۱۰۔ معارف الحدیث۔مولانا منظور احمد نعمانی۔جلد اول،دار الاشاعت کراچی 1980 صفحہ 164

۱۱۔ صحیح مسلم جلد ششم نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور۔1981 صفحہ 217

۱۲۔ صحیح بخاری جلد سوم نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور۔1990 صفحہ 80

۱۳۔ صحیح بخاری جلد ہفتم نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور۔1991 صفحہ 210

۱۴۔ صحیح مسلم جلد ششم نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور۔1981 صفحہ 217

۱۵۔ صحیح مسلم جلد ششم نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور۔1991 صفحہ 405

۱۶۔ معارف الحدیث مولانا منظور احمد نعمانی۔جلد اول دار الاشاعت کراچی 1980 صفحہ 401